OUKA
The University of Osaka
Institutional Knowledge Archive

Title	ウルドゥー語劇教材『アナールカリー』
Author(s)	Tahir, Marghoob Hussain; 山根, 聡
Citation	外国語教育のフロンティア. 2022, 5, p. 217-245
Version Type	VoR
URL	https://doi.org/10.18910/87579
rights	
Note	

The University of Osaka Institutional Knowledge Archive : OUKA

https://ir.library.osaka-u.ac.jp/

The University of Osaka

ウルドゥー語劇教材『アナールカリー』

Screenplay of Urdu Drama “Anārkalī”

TAHIR, Marghoob Hussain・山根　聡

Anārkalī is one of the most famous dramas in the modern Urdu literature. It was written by Saiyid Imtiyāz ‘Alī Tāj(1900-1970) in 1922 and until now, it has been cinematized in both India and Pakistan several times. The most famous film is “Mughal-e ‘A‘ẕam”(1960) produced in India. The drama is a tragic love story at the Mughal court in Lahore between Mughal prince Salim (later became the Emperor Jahangir) and a courtesan dancer Anārkalī, under the reign of Salīm’s father, the Emperor Akbar the Great. Both Salīm and Anārkalī fell in love. But as another jealousy dancer Dilārām tries to hinder their love and she attempted to inform the Emperor Akbar of their love affairs. Since Akbar wanted his son to follow the royal road as a successor and did not want him to be hooked on love, Akbar ordered to arrest Anārkalī. Salim tried to rescue Anārkalī from the jail but he could not. Anārkalī died mourning in the names of Salim and her mother. At last, the Emperor learns the truth of Dilārām’s attempt and regrets separating Salīm and Anārkalī.

This drama was played at stages many times and in Japan, too, *Anārkalī* was played by the students of both Osaka University and Tokyo University of Foreign Studies.

This screenplay is a simplified version from the original one and its length will be almost one hour when performed. For the convenience of Urdu beginners, several difficult words were converted to simple vocabularies by Dr. Marghūb Ḥusain Ṭāhir.

本稿は、ウルドゥー語学習者が語劇を上演する上で参考となる戯曲『アナールカリー *Anārkalī*』の脚本である。『アナールカリー』は、1922 年に作家イムティヤーズ・アリー・タージ(Saiyid Imtiyāz ‘Alī Tāj, 1900-1970)が書いたウルドゥー語の戯曲で、ムガル朝第 3 代皇帝アクバル(Abu al-Fatḥ Jalāl al-Dīn Muḥammad Akbar,1542-1605)の時代の悲劇を扱ったもので、発表されるやすぐに話題となり、1928 年には無声映画『ムガル皇子の恋』が製作された。その後も『アナールカリー』の名前で 1953 年にインドで製作されたほか、1958 年にパキスタンで『アナールカリー』が製作されたほか、1960 年には『偉大なるムガル Mughal-e A‘ẕam』という題名で再度製作された。これは名作として現在でもエア・インディアの機内で鑑賞できるほど、古典的名画と位置付けられている。その後も映画やテレビドラマとしてインドとパキスタンで何度も製作されるほどの人気作品である。わが国でも、大阪大学や東京外国語大学で上演されてきた。

本稿は、以下の作品を基にしている。

Tāj, Saiyid Imtiyāz ‘Alī, 2012, *Anārkalī*, Lahore: Sang-e Meel Publications.

作品の内容は、栄華を極めつつあったラーホールのムガル宮廷で、アクバル大帝の皇子サリーム(後の皇帝ジャハーンギール)が、宮廷に仕える踊り子アナールカリーと恋に落ち、ひそやかに愛を育む。だが、それに気づき、嫉妬した下女のディルアーラームがこの恋を邪魔しようと企み、皇帝の前で踊りと歌を披露しようとするアナールカリーに酒を飲

ませ、酔ったアナールカリーが皇子への気持ちを皇帝の前で吐露してしまう。王位継承者たる者、王道を進むべく、恋にうつつを抜かしてはならない、と父帝が戒め、アナールカリーを投獄する。若い皇子は、王位を捨ててでもアナールカリーと結ばれたいと望み、父帝に対し反乱を計画、怒った皇帝はサリームに死罪を言い渡す。アナールカリーはサリームの命と引き換えに自らが生き埋めの刑を選び、亡くなる。その後アクバル帝はディルアーラームの策略を知り、後悔するという悲劇である。

舞台となったムガル朝の一時的な都であったラーホールには、現在古文書館となっている場所に大きな墓廟があり、これがアナールカリーの墓であると言われているが、その確証は得られていない。このため、この悲恋物語が事実であったかどうかについては、現在でも議論が続いている。本作品は、パキスタンのパンジャーブ州下における大学院のウルドゥー文学研究科では、現代戯曲として教材に用いられている。

原作にはト書きが多く書かれ、それとともに読むと、戯曲というよりも創作の歴史小説を思わせる面白さがある。原作の戯曲は 200 ページ近くに及ぶもので、ムガル宮廷のイメージを彷彿させるため、会話の語彙もペルシア語彙が多用されている部分もある。

本稿は、ウルドゥー語学習者が約 1 時間程度で上演でき、なおかつ物語の粗筋を損なわないように、マルグーブ博士が原作の一部を抽出してまとめたもので、難解な語彙も簡明なウルドゥー語にあらためている。抽出した箇所については、日本語訳に原作の該当ページ数を付している。また、日本語訳は、逐語訳でなく、上演時の字幕用に意訳した部分もある。

なお、原作者のイムティヤーズ・アリー・タージは、本学ウルドゥー語専攻に特任教員として 2012 年から 2015 年まで勤務されたターリク・ザイディー先生の縁戚にあたる方である。

本教材は、科学研究費基盤研究(C)「ウルドゥー文学に見られる郷愁とムスリムの宗教的アイデンティティ形成に関する研究」(研究代表者山根聡、課題番号 21K00456)、および基盤研究(B)「インド諸言語雑誌にみる近代思想の受容と女性表象」(研究代表者小松久恵、課題番号 21H03714)の成果である。

انارکلی

سید امتیاز علی تاج

انارکلی : سلیم ،تمہیں کیا مل گیا، میری نیندوں کو لوٹ کر ۔میری راحت کو غارت کر کے تمہیں کیا مل گیا، سلیم ۔ پھر تم نے کیوں محبت کے پیغام بھیجے۔ کیوں سلگتی ہوئی چنگاری کو دہکا دیا؟ یہ ہنسی تھی؟ یہ سب ہنسی ہی تھی۔ مگر شہزادے کمزور بے بس کنیز سے ہنسی؟ اس قیامت کی ہنسی۔ اس نے تمہارا کیا بگاڑا تھا؟

سلیم : انارکلی

انارکلی: کون؟

سلیم: سلیم

سلیم: تم کھڑی ہو گئیں انارکلی ۔ یہاں بھی شہنشاہ کا آہنی قانون؟ ہم تو تاروں بھرے آسمان کے نیچے کھڑے ہیں۔ یہاں کا قانون دوسرا ہے۔ بہت مختلف۔ آؤ ، تم کو سکھاؤں۔

ابھی ابھی تم کچھ بول رہی تھیں۔ پھر اب تم چپ کیوں ہو، انارکلی؟

میرا آنا تمہیں ناگوار ہوا؟

ہاں، میں مخل ہوا۔ میں تمہاری تنہا خوشیوں میں مخل ہوا۔ کاش تمہیں معلوم ہوتا۔ پوری طرح معلوم ہوتا۔۔۔

انارکلی : شہزادے۔ کنیز مذاق کا کیا جواب دے سکتی ہے۔ اس کا کام تو برداشت کرنا ہے ۔ خواہ مذاق اس کے دل کے ٹکڑے کر ڈالے۔

سلیم : مذاق۔ خدایا آہیں اتنی بے اثر آنسو اتنے بے ثمر ۔ تم نے یوں کیوں سمجھا؟

انارکلی: پھر میں کیا سمجھتی۔ ہندوستان کا نیا چاند ایک چکور کو چاہتا ہے کیسی ہنسی کی بات ۔ آہ تم شہزادے ہو۔ بڑے ، بہت بڑے۔۔۔میں ایک کنیز ہوں ناچیز۔ بے حد ناچیز۔ شہزادہ کنیز کو چاہے گا؟ کیسی ہنسی کی بات ۔

سلیم : اب بھی تیرے دل میں شبہ موجود ہے۔ تو اے انارکلی، اے اس دل کی ملکہ۔ لے ہندوستان کو اپنے قدموں میں دیکھ۔

انارکلی: آہ، آہ۔۔۔۔

سلیم: انارکلی ۔ میری اپنی انارکلی تو میری ہے صرف میری ہے۔

انارکلی : صاحب عالم، صاحب عالم۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ خوشی دنیا کی برداشت سے باہر ہے۔ اس کا

انجام تباہی ہے۔ شہزادے جاؤ، بھول جاؤ۔

--- یہ ناممکن ہے ۔پھر اس کا انجام کیا ہو گا۔ اللہ اس کا انجام کیا ہو گا ؟

سلیم : انجام مجھ سے پوچھو ، انارکلی۔

انارکلی: آہ ٹھہرو۔ سنو، کوئی ہے۔ شہزادے کوئی ہے۔ جاؤ، تم چلے جاؤ۔

سلیم: کوئی نہیں۔

انارکلی : اوہ نہیں۔ قدموں کی آواز تھی۔ وہ دیکھو کسی کا سایہ ہے ۔ بھاگ جاؤ، شہزادے بھاگ جاؤ۔

سلیم: تم پھر مجھ سے ملو گی؟

انارکلی۔ مگر میری خاطر---

دلارام: تم یہاں کیوں ہو، انارکلی؟ ---- اور تم تنہا ہو؟

انارکلی: ہاں ۔

دلارام: ابھی یہاں کون باتیں کر رہا تھا؟

انارکلی: کوئی نہیں۔

دلارام: میں باتوں کی آواز سن کر ادھر آئی تھی۔

انارکلی : میں ---- میں اپنے ہی سے باتیں کر رہی تھی۔

دلارام : تم اتنی سہمی ہوئی کیوں ہو؟

انارکلی: کیا؟

دلارام : یہاں کون موجود تھا؟

انارکلی: کون تھا؟

دلارام: اوہ تم مت ڈرو۔ میں اس قدر بے وقوف نہیں کہ اس کا نام لے دوں ابھی اس کا وقت نہیں۔ لیکن یاد رکھو، انارکلی۔

میں جانتی ہوں اس راز کی قیمت بھی جانتی ہوں۔ وہ بازار بھی جانتی ہوں جہاں یہ فروخت ہو سکتا ہے۔ ہاں ، میں اس کی قیمت مقرر بھی کر چکی ہوں۔ پر میں تم کو کیوں بتاوں میں جانتی ہوں انارکلی بیگم تم پھر اپنے سے باتیں کرو۔

انارکلی: میرے اللہ، میرے اللہ - یہ کیا ہو گیا۔ یہ سب خواب تھا؟ یہ رات۔ سلیم ، دلارام۔ کتنی جلدی۔ کیا کچھ۔ کیا ہوگا ؟ ہائے اب کیا ہو گا؟

ثریا: وہ آئے ؟

انارکلی: کون ؟

ثریا: صاحب عالم۔

انارکلی: یہ تو نے کیا تھا ، ثریا؟

ثریا: کیا؟

انارکلی: میری رسوائی کا سامان۔

ثریا: کیا ہوا؟ آپا۔ انھوں نے کیا کہا؟

انارکلی: وہی جو تو کہا کرتی تھی۔

ثریا: پھر؟

انارکلی: وہی ہوا جو میں کہا کرتی تھی۔

ثریا: کیا؟

انارکلی: میری بد قسمتی----

ثریا: کیوں ؟

انارکلی: دلارام نے ہمیں دیکھ لیا۔

ثریا: ہائے دیکھ لیا؟

انارکلی: ہاں ، اسے سب کچھ معلوم ہو گیا۔ اور کچھ دیر بعد تمام دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔

ثریا: آپا ، پھر اب کیا ہو گا؟----آپا ہم کیا کریں؟

انارکلی: میں جاتی ہوں۔

ثریا: کہاں؟

انارکلی: جہاں رسوائیوں کا خوف نہیں۔

ثریا: آپا۔۔۔

انارکلی: مجھے مر جانا چاہیے، ثریا۔

ثریا: کیا کہہ رہی ہو؟

انارکلی: موت کے سوا اب کہیں ٹھکانا نہیں۔ لوگ کیا سمجھیں گے۔ کیا کچھ کہیں گے۔ سوچ تو کن نظروں سے مجھ کو دیکھیں گے۔ اس ایک ایک نظر کو برداشت کرنا ایک ایک موت کے برابر ہو گا۔ اور ثریا، پھر بیگموں کا غضب۔ ظل الہی کا عذاب اور آخر میں ذلت کی موت۔ میں ابھی مر جاؤں ۔ چپ چاپ یہ ملول روح اس دنیا سے اکیلی رخصت ہو جائے۔ میری موت دلارام کی زبان بند کر دے گی۔ اس امید میں بھی اطمینان ہے۔ تو رو رہی ہے،ثریا؟ نہ رو، ننھی، نہ رو۔ اور دیکھ اماں کو کچھ نہ بتاؤ۔

ثریا: آپا۔ میری آپا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔

انارکلی: میری ثریا۔ میری ننھی ثریا۔

ثریا: آہ میں تمہارے ساتھ مروں گی۔ میں تمہارے ساتھ مر سکتی ہوں۔ تمہارے بغیر جی نہیں سکتی۔

انارکلی: نہیں ننھی۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم جاؤ۔ جیؤ۔ اور دیکھو صاحب عالم سے کہہ دینا۔

سلیم : سلیم خود سننے کو موجود ہے۔

ثریا: آہ بچائیے ۔ بچائیے ۔ میری آپا کو بچائیے ۔ دلارام نے دیکھ لیا۔ آپ کو اور ان کو دیکھ لیا۔ وہ کہہ دے گی۔ سب سے کہہ دے گی۔ ہائے پھر کیا ہو گا۔ یہ مرنے کو جا رہی ہیں۔ شہزادے! شہزادے!

سلیم : یہی خدشہ مجھے راستے سے واپس کھینچ لایا۔ لیکن انارکلی! دلارام نے ہم کو اکٹھے نہیں دیکھا۔

انارکلی: وہ جانتی ہے۔ وہ سب کچھ جانتی ہے ۔ اس کی گفتگو میں کینہ تھا۔ ایک پیاس تھی۔

ثریا: ہاں وہ کہہ دے گی۔ میں اسے جانتی ہوں۔ وہ ضرور سب سے کہہ دے گی۔

سلیم: وہ جرأت نہیں کر سکتی۔ اس نے دیکھا نہیں ۔ وہ کسی کو دیکھ نہیں سکتی یہ نا ممکن ہے۔

انارکلی: آہ تم نہیں جانتے۔ تم نہیں جان سکتے۔ تم شہزادے ہو۔ تم تک شبہ کی نظریں نہیں پہنچ سکتیں۔ انارکلی کنیز ہے۔
صرف وہم اس کو مروا ڈالنے کو کافی ہے۔

سلیم : نہیں۔ انارکلی سلیم کے پہلو سے نوچی نہیں جا سکتی۔ نا ممکن ہے۔ نا ممکن۔ انارکلی نہ کہو۔ یوں نہ کہو۔ میری زندگی کی اکیلی خوشی اتنی ناچیز نہیں ۔ تم نہیں جانتیں تم میرے لیے کیا ہو۔ سلیم تمہارے بغیر نہیں جی سکتا۔ نہیں جی سکتا ، انارکلی! اگر تم پر آنچ آئی اس پر قیامت آئے گی۔ تم نہ رہیں وہ نہ رہے گا۔ میں چھوڑ سکتا ہوں ان محلوں کو، اس سلطنت کو سب کو۔ تیرے ساتھ میں دنیا کے تنگ ترین گوشے پر قانع ہو سکتا ہوں۔ غربت میں مصیبت میں۔ ہر طرح۔ اگر سلیم ہند کا بادشاہ بنا تو تُو اس کی ملکہ ہو گی۔ اگر تو نہیں وہ بھی نہیں۔ میری انارکلی۔ میری اپنی انارکلی!

انارکلی: آہ ! آہ!

ثریا: اللہ۔

دلارام: ہندوستان کے آئندہ بادشاہ کو اپنی ملکہ مبارک ہو !

سلیم: میں ابھی پورے طور پر سمجھنے بھی نہ پایا تھا۔ کہ کیا ہوا۔۔۔

بختیار: شہزادے، اس پوشیدہ محبت کا انجام ہر حالت میں خطرناک ہے۔ محل سرا میں یہ محبت راز نہیں رہ سکتی۔ تم انارکلی کو اپنی بیگم نہیں بنا سکتے۔ پھر تم۔۔۔

سلیم: میں کیوں انارکلی کو اپنی بیگم نہیں بنا سکتا۔ اس میں کیا نہیں جو میرے لئے ضروری ہے۔

بختیار: اس میں تمہارے لئے سب کچھ ہو لیکن ظل الٰہی کے لئے جن کے تم فرزند اور مغلوں کے لئے جن کی تم امید ہو کچھ بھی نہیں۔

سلیم : ظل الٰہی کا فرزند اور مغلوں کا ولی عہد ہونے سے پہلے میں انسان ہوں۔

بختیار: اور وہ بھی انسان ہیں۔

سلیم: تم بحث چاہتے ہو دلیلیں چاہتے ہو۔ میں ہمدردی چاہتا ہوں۔ مشکل کا حل چاہتا ہوں۔

دلارام: حضور نے پان طلب فرمائے تھے۔

سلیم : رکھ دو دلارام۔

دلارام: کوئی اور حکم؟

سلیم : ٹھہرو ، دلارام!

دلارام: ارشاد؟

سلیم: تم وہاں کیوں آئی تھیں؟

دلارام: آپ کے انتخاب پر آپ کو مبارک باد دینے۔

سلیم: تم کچھ چھپا رہی ہو دلارام۔

دلارام: جس قدر آپ مجھے بلانے کا اصل مقصد چھپا رہے ہیں۔

سلیم: میں رازداری چاہتا ہوں۔

دلارام: ایسا ہی ہو گا۔

سلیم : اور اب تم؟

دلارام: میں اس کی قیمت چاہتی ہوں۔

سلیم: میں جانتا تھا تمہیں قیمت مقرر کرنے کی آزادی ہے۔

دلارام: صاحب عالم ۔ وہ سونا نہیں۔ جواہرات نہیں ۔ ایک بد نصیب کنیز ان چیزوں پر جان دیتی ہے۔ لیکن اس کی زندگی بعض ان سے بھی زیادہ پیاری چیزوں سے خالی ہوتی ہے۔

سلیم: پھر تم کیا چاہتی ہو۔

دلارام: تم خود نہیں بوجھ سکتے ، شہزادے؟

سلیم: میں صاف لفظوں میں قیمت معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

دلارام: قیمت؟ آہ۔ یہ لفظ سب کچھ برباد کئے دیتا ہے۔

سلیم: میں پہیلیاں نہیں بوجھنا چاہتا۔

دلارام: تم نہیں بوجھ سکتے، شہزادے۔ جب وہ ایک شہزادے کو ایک دوسری کنیز کے ساتھ محبت کرتے ہوئے دیکھتی ہے تو وہ کیا چاہتی ہے؟

سلیم: کیا چاہتی ہے؟

دلارام: تم کتنے ظالم ہو، شہزادے۔ میں عورت ہوں۔

سلیم: میں صرف مرد نہیں ہوں۔

دلارام: تم نہ سمجھنا چاہو تو میں بے بس ہوں۔۔۔شہزادے میں تیری کنیز ہوں۔

سلیم: ہا۔۔۔خدایا! تجھے جرات کیسے ہوئی؟

دلارام: جرات! انارکلی سے پوچھو۔ میرے آئینے سے پوچھو۔ اپنی آنکھوں سے پوچھو۔ میں تمہیں چاہتی ہوں۔ چاہتی ہوں۔ مدت سے چاہتی ہوں۔ مجھے کبھی جرات نہ ہوئی تھی تم سے کہوں۔ آج تقدیر نے مجھے موقع دیا۔ شہزادے، میرے شہزادے!

سلیم: بے وقوف۔

دلارام: صاحب عالم ۔ میرا دل بے اختیار سہی لیکن مجھ میں خودداری باقی ہے۔

سلیم: کمینی! اس قدر دلیری! تو نے کیا سمجھ کر یہ کہا؟ سلیم کنیز کی دھمکیوں سے سہم جائے گا؟ اگر تیری زبان سے اس راز کا ایک لفظ بھی نکلا تو دوسرے لمحے تیری لاش راوی کی لہروں پر تیر رہی ہوگی۔

دلارام: چلو گفتگو تمام ہوئی۔

سلیم: دلارام تم بھی یہ سمجھ کر غور کرنا جو الزام تم انارکلی پر لگاؤ گی وہ اب تم پر بھی عائد ہوتا ہے۔ اگر تم کہہ سکتی ہو کہ سلیم انارکلی کو چاہتا ہے ۔ تو سلیم کہہ سکتا ہے کہ دلارام سلیم کو چاہتی ہے۔ ہاں یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ناکامی نے دلارام کو انتقام لینے پر تیار کر دیا۔ تم نے دیکھا دلارام۔ تم اپنے جال میں خود گرفتار ہو۔

دلارام: تو ہمیں ثبوت کی گواہیوں کی ضرورت ہے۔

بختیار: سلیم گواہ حاصل کر چکا!

دلارام: صاحب عالم!

سلیم: بختیار! میں بھول چکا تھا۔ تم ادھر موجود ہو۔ دلارام جاؤ۔ اور اس واقعے کو یاد رکھو۔

بختیار: اس چال کا جواب دے لینے سے بازی کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

سلیم: کیا مطلب؟

بختیار: تم اناڑی ہو۔ حریف اور چال سوچ لے گا۔

انارکلی: سب کو معلوم ہو گیا۔ سب کو معلوم ہو گیا۔ پھر کیوں نہیں آئے۔ اور مجھ کو پکڑ لے جاتے۔۔۔دلارام سے کیوں سنتے ہو۔ آؤ مجھ سے سنو۔ مجھے محبت ہے ۔ کنیز کو ولی عہد سے۔ میں نے جان بوجھ کر یہ زہر پیا۔ اس کا مزا زندگی سے زیادہ میٹھا تھا۔ اور کیا چاہتے ہو۔ سزائیں پھر سوچ لینا۔ پہلے لے جاؤ۔ یہاں سے مجھ کو لے جاؤ۔ یوں نہیں مرا جاتا۔

ماں: نادرہ!

انارکلی: اماں!

ماں : کیا ہے بیٹی؟

انارکلی: تمہیں معلوم ہو گیا؟

ماں : کیا؟

انارکلی: تم کیوں آئی ہو؟

ماں: نادرہ!

انارکلی: تو ابھی نہیں معلوم ہوا۔

ماں: نادرہ!

انارکلی: کچھ نہیں ،بی۔ رات کو دیر سے سوئی۔ پریشان خواب نظر آتے رہے۔۔۔ابھی ابھی آنکھ کھلی تو ان ہی کا خیال ستا رہا تھا۔

ماں : اے ہے تیری پھٹی پھٹی آنکھیں دیکھ کر میرا تو کلیجہ دھک سے رہ گیا۔ وہ تو خیر ہوئی کہ میں آ گئی۔ نہیں تو نہ جانے تیری حالت کیا ہوتی۔ لے اب باہر چل۔ ساری دنیا اٹھ بیٹھی۔ تو ابھی حجرے سے باہر نہیں نکلی؟

انارکلی: ابھی باہر نہ جاؤں گی۔

ماں : کوئی وجہ بھی؟

انارکلی: کچھ نہیں---

ماں: اے عجیب جی ہے تیرا۔

انارکلی: مجھے یہاں سے کہیں بھجوا دو۔

ماں : اے وہ کیوں؟

انارکلی: اس محل میں میں زندہ نہ بچوں گی۔ اس کی دیواریں ہر وقت میری طرف بڑھی آ رہی ہیں۔ کسی روز ٹکرائیں گی اور مجھ کو پیس ڈالیں گی۔

نادرہ۔ خدا کے لیے کیسی باتیں کرتی ہے بچی۔ میرا تو دل ہول کھاتا ہے۔

انارکلی: پھر نہیں بھجوا سکتیں ، اماں؟

ماں: نادرہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟

انارکلی: کچھ نہیں اماں۔ مجھے گلے لگا لو---گلے بھی نہ لگاؤ گی اماں؟

ثریا: آپا۔

انارکلی: ثریا؟

ثریا: کچھ نہیں آپا۔

انارکلی: ثریا ؟

ثریا: جی آپا۔ آؤ نہ باہر چلیں۔ تمہیں باغ میں لے جانے کو آئی تھی۔ صاحب عالم نے کہا۔ کچھ نہیں ہو گا۔ سب ٹھیک ہو گیا۔ اب کچھ ڈر نہیں آپا۔ میری آپا۔

انارکلی: کیسے ثریا؟

ثریا: انہیں دلارام کی اتنی بڑی بات معلوم ہو گئی کہ اب وہ کچھ کہنے کی جرات نہ کرے گی۔ صاحب عالم نے جو دلارام سے کل رات کی بات چھپانے کو کہا۔ تو اس نے صاحب عالم سے محبت ظاہر کی ڈیوڑھی میں صاحب عالم کے دوست بختیار موجود

تھے۔ انہوں نے سن لیا اور اندر آ گئے۔ بس پھر تو دلارام کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔۔۔چپ چپ آپا چپ۔ دلارام ادھر ہی آ رہی ہے۔

دلارام: انارکلی۔۔۔میں تم سے معافی مانگنے آئی ہوں۔

ثریا: معافی کیسی؟

دلارام: کہ میں کل رات باغ میں آ گئی تھی۔

ثریا: اور کوئی تم سے بھی معافی چاہتا ہے۔

دلارام: کون؟

ثریا: بختیار جو ڈیوڑھی میں سے صاحب عالم کے پاس آ گئے تھے۔

دلارام: تو تمہیں معلوم ہو چکا۔میں یہاں بتانے کو آئی تھی۔ میں تم کو اپنے متعلق اطمینان دلانے آئی تھی۔ انارکلی تمہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ محبت کیسی بے پناہ چیز ہے۔ مجھے بھی سلیم سے محبت تھی۔ مجھے معلوم ہو گیا میری تقدیر میں محرومی کے سوا کچھ نہیں۔ اگر تم صاحب عالم کو نہ بھی چاہو۔ جب بھی کوئی امید نہیں۔ تم خوش قسمت ہو انارکلی۔ اب میری واحد خوشی ہے میں اپنی محبوب کی محبوب کو چاہوں۔ اسی میں اطمینان ہے۔اسی میں راحت ہے۔

انارکلی: آہ بہن۔ میں کیا کروں؟

دلارام: میرا اطمینان کر دو۔

ثریا: ٹھہرو دلارام۔ میں انارکلی سے چھوٹی ہوں ۔ مگر اتنی سیدھی نہیں۔ میں تمہیں خوب جانتی ہوں۔ مدت سے جانتی ہوں دلارام۔ اگر تم شعلہ ہو تو میں بجلی ہوں۔ اگر مجھے شبہ بھی ہوا تم کوئی چال چل رہی ہو۔ تو تم جانتی ہو مجھے کیا کچھ معلوم ہے یہ بجلی تمہیں پھونک کر راکھ کر دے گی۔

عنبر: یہ رہا عرق۔

دلارام : ساتھ کے حجرے میں چھپا کر رکھ دو۔ اور میرے اشارے کی منتظر رہو۔

سلیم: دلارام۔ صاحب عالم۔

سلیم: کیوں؟

دلارام: یہاں ظل الہی سے اوٹ ہے۔

سلیم: پھر؟

دلارام: یہاں آنکھیں اور اشارے آزادی سے کام کر سکتے ہیں۔

سلیم: انارکلی ابھی تک نہیں آئی؟

دلارام: آیا ہی چاہتی ہے۔

سلیم: کہاں بیٹھے گی؟

دلارام: اس طرف۔

سلیم: عین مقابل؟

اکبر: شیخو

ظل الہی

اکبر: اتنی دور کیوں؟

سلیم: ظل الہی وہ۔۔۔

دلارام: صاحب عالم علیل تھے۔ اس لئے کنیز نے علیحدہ جگہ رکھی۔ کہ جب چاہیں باہر آ جا سکیں۔ ہاں، اب رقص۔۔۔۔

تم اور کنیزوں کو ساتھ لے کر صاحب عالم کی نشست کو ظل الہی سے اوٹ میں کر لو۔ اور میرے اشارے کی منتظر رہو۔

اکبر: تم انارکلی۔ ماہ کامل اے نازنیں یہ زرق برق پوشاک کس لئے؟

اکبر: یہ رقص انعام کا مستحق ہے۔انارکلی، یہ داد تمہارے لیے ہے۔ اور اے فردوس کی بلبل، تیرا نغمہ ہمیں کب تک منتظر رکھے گا؟

دلارام: مروارید جاؤ، وہ عرق لے آؤ۔

انارکلی: شبھ دن شبھ گھڑی لگن مہورت بیٹھے تخت آج دلی نرپت رے

چوروں جگ جیو ہمایوں کے نندن　　　　　　شاہوں کی پت شاہ اکبر رے

اکبر: بے مثل، بے نظیر۔ گیت کے لفظوں کے لیے تیری آواز ایک شراب ہے۔

دلارام: ادھر انارکلی کی طرف جاؤ۔ اور رقص کے بعد جب تھک کر پانی مانگے تو یہ عرق اسے پینے کے لیے دو۔

اکبر: یہ سحر تو نے کہاں سے سیکھا؟ فن کا کمال تھا۔

سلیم: ظل الہی ، اجازت ہو تو اس رقص کی داد میں بھی دینا چاہتا ہوں۔

اکبر: تم کو اجازت ہے شیخو۔

اکبر: اور اب ایک ----

سلیم : غزل، ظل الہی---

اکبر: شیخو ، تم نے ہمارے منہ سے بات چھین لی۔

انارکلی: پانی، ثریا۔

انارکلی: مروارید اس میں شراب کی سی بو تھی----یہ عرق کیسا تھا؟

سلیم : دلارام غزل کے بعد ہم اٹھ جائیں گے۔ اور اس وقت اگر تم---

دلارام: انارکلی کو باغ میں۔

سلیم :آج تو حرم سرا کے سوا ہر جگہ تنہائی ہے۔

انارکلی : میرا سر تپ رہا ہے۔ میری رگوں میں یہ کیا دوڑ رہا ہے ؟

دلارام: صاحب عالم تم سے باغ میں ملاقات کرنے کو بے تاب ہیں۔

اکبر: ہاں انارکلی۔

سلیم : انارکلی یہ کیا کر رہی ہے ؟

دلارام: میں خود حیرت میں ہوں۔

سلیم : دلارام اسے روکو۔

دلارام: روک رہی ہوں۔ مگر وہ دیکھتی نہیں۔ اس کی نظریں آپ پر گڑی ہوئی ہیں۔

صاحب عالم آپ خود روکئے۔ ظل الہی دیکھ لیں گے۔

سلیم : نہ جانے اس کو کیا ہو گیا ہے،

اکبر: ہو ۔کافور۔

کافور: ظل الہی۔

اکبر: اس بے باک عورت کو لے کر جاؤ اور زنداں میں ڈال دو۔

انارکلی: مہا بلی، مہابلی۔

ماں: ظل الہی خدا کا واسطہ---

اکبر: خاموش بڑھیا۔

سلیم : ظل الہی، ابا جان ۔

اکبر: ننگ خاندان۔

رانی: مہاراج۔

اکبر: خبردار

سلیم : انارکلی، انارکلی۔

سلیم : انار کلی، انارکلی، تم کہاں ہو۔ زندہ ہونا؟ انارکلی آنکھیں کھولو۔ ہوش میں آؤ۔

انارکلی: صاحب عالم--- صاحب عالم--- یہ تم ہی ہو؟ ---- میں نے پہچان لیا---تمہاری آواز سن رہی ہوں---پکارو---
اور زور سے----

سلیم : انارکلی---میری جان جاگو۔ دیکھو تمہیں سلیم جگا رہا ہے۔ تمہارا سلیم ۔

انارکلی: میں جانتی تھی--- تم مجھے جگاؤ گے---اس گرم نیند سے---

سلیم: ظل الہی نے ہم دونوں کو محبت کے اشارے کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

انارکلی: یاد آ گیا۔ آ گیا۔ آسمان پھٹ پڑا تھا۔ پناہ ،پناہ۔

سلیم : پھر وہ تمہیں یہاں قید خانہ میں ڈال گئے۔

انارکلی: قید خانے ؟ ہم کہاں ہیں؟ قید خانے میں---مجھے یاد آ گیا۔ میرے دماغ پر کیا آ گیا تھا۔ سب کو معلوم ہو چکا---

یوں ہی ہونا تھا۔ میں قید ہوں۔ میری اماں ----میری ثریا--- میں قید ہوں۔ تم بھی قید ہو صاحب عالم؟

سلیم : میں تمہیں لے جانے کو آ گیا ہوں۔

انارکلی: ظل الٰہی مان گئے۔ مجھے تم کو دے ڈالا؟

سلیم: نہیں۔ میں تمہیں بھگا لے جانے کو آیا ہوں۔

انارکلی: بھگا لے جانے کو؟

سلیم: وہ تمہیں مار ڈالیں گے۔

انارکلی: مار ڈالیں گے---اور پھر نعش رہ جائے گی---نہیں نہیں، میری جان کیوں لیتے ہیں۔ میں نے کیا کیا ہے؟ میں تمہیں

چاہتی ہوں۔ اس لئے؟ اور تو کچھ نہیں چاہتی۔ مجھے چاہنے دیں۔ مین چاہتی رہوں گی۔ صرف چاہتی رہوں گی۔ اور چاہتی

چاہتی آپ ہی مر جاؤں گی۔

سلیم : یہ نا ممکن ہے۔ تم میرے ساتھ بھاگ جاؤ گی۔

داروغہ: صاحب عالم، صاحب عالم۔

سلیم : تو آ گیا کمینے۔ انارکلی کو مجھ سے چھیننے ؟

داروغہ: نہیں، نہیں، اور بات ہے۔

سلیم : کیا ہے؟

ظل الٰہی ادھر آ رہے ہیں۔

سلیم: ظل الٰہی۔ کیوں آئے؟

داروغہ: قیدیوں کے معائنے کے لیے ۔

سلیم: جھوٹ ۔ رات کو معائنہ؟ وہ جان لینے کو آئے ہیں۔

داروغہ: رات کو سزا نہیں ہو سکتی۔ صاحب عالم ، جلدی کیجیے ۔

سلیم: تو نے سچ کہا ہے۔ مجھے پچھتانا نہ ہو گا؟

داروغہ: میں آپ کی مدد کروں گا۔

سلیم : کیسے ؟

داروغہ: آپ اوپر میرے حجرے میں ٹھہریے ۔ظل الہی کے رخصت ہو جانے کے بعد میں دروازہ کھلا چھوڑ کر ان کے ساتھ چلا جاوں گا۔ آپ نیچے آئیے گا اور انارکلی کو اٹھالے جائیے گا۔

سلیم : تو جو کچھ کہہ رہا ہے یہی کرے گا؟

سپاہی: داروغہ صاحب، ظل الہی آپہنچے۔

داروغہ: میرے ساتھ آئیے۔

سلیم: میری راحت۔ میری ٹھنڈک۔ یہاں آرام کر۔ خدا اور اس کے فرشتے تیرے محافظ ہوں۔

انارکلی: صاحب عالم پہنچ گئے ؟---کہاں ہیں ؟ ---اندھیرا کیوں ہے ؟---چاند کہاں ہے ؟ ---یہاں تو نہ کوئلوں کی کوک ہے نہ پھولوں کی خوشبو---تمہارا دل کہاں دھڑک رہا ہے ؟ ---کہو تو--- بولو نا؟ ---چپ کیوں ہو؟ ---ہائے زنداں ہے۔ وہی جہنم اور تم نہیں---اور میرے سلیم تم نہیں---آ جاو یہاں جنت بن جائے گی۔ بس تم آ جاو۔ اور کہیں نہ جائیں گے۔

انارکلی: صاحب عالم کہاں ہیں؟ صاحب عالم، صاحب عالم ، میری اماں، میری اماں---

アナールカリー

イムティヤーズ・アリー・タージ作

時は今から 400 年前、16 世紀末のムガル帝国第 3 代アクバル大帝の統治下。都は一時的にラーホールに置かれた。アクバルの息子で 20 歳を超えたばかりの皇子サリームは、王宮に使える下女、アナールカリーに恋する。若いサリームは自分の気持ちを伝え、アナールカリーはそれに戸惑う。

【第 1 幕　宮廷のバルコニー】
p.44
（月夜の宮殿内、大理石のバルコニーですすり泣くアナールカリー。白いバルコニーとその奥の鬱蒼とした森が対比的。）
アナールカリー：サリーム！あなたは私の眠りを奪って何を得たの？私の安らぎを奪って何を得たの、サリーム！どうして愛の告白の伝言を届けたの？燻る炎を焚きつけるなんて！これは悪戯なの？そう、みんな悪戯なのね。でも高貴な皇子様が、か弱い下女に悪戯なんて！この世が終わるような悪戯なんて！私があなたに何をしたっていうの？
（サリームが入ってくる。しばらくアナールカリーの様子を見ていて、ゆっくり近づく）
サリーム：（そっとなだめるように）アナールカリー！
アナールカリー：（驚いて）誰？
サリーム：（アナールカリーの眼前に立って）サリームだよ
（アナールカリーはサリームを見るや驚き、恐れ多くなって立ち上がる。）
サリーム：（そばに寄って）どうして立ち上がるんだ、アナールカリー！ここでも皇帝の厳しい作法なのかい？僕たちは満点の星空の下にいるだけだ。ここでの作法は別なものさ、全然違うんだ、さか、僕が（2 人だけのしきたりを）教えてあげよう。
（アナールカリーの手を取って座らせる。アナールカリーは座ったまま。何もしゃべらない。サリームはアナールカリーが話すのを待つ）（→身分の上の人間が立っていて、低い人間が座っているというのはあり得ない）
サリーム：さっきまで君は何か話してたじゃないか。なのに今はどうして黙ってるんだい？
（アナールカリーの表情に変化なし）
サリーム：僕が来たことは嬉しくないのかい？
（アナールカリーは黙ったまま。遠くを見つめている）
サリーム：邪魔しちゃったね。君が一人で楽しんでいるのに邪魔しちゃったね。ああ、君がわかってくれてたら、すべてをわかってくれてたら…
p.46
アナールカリー：皇子様。下女が何を話せばいいのでしょう？ただ我慢するしかないのです。たとえその悪戯が心を砕こうとも…
サリーム：（そばに寄る）悪戯？こんなに溜息をついても効果もなく、こんなに涙を流しても甲斐がない！どうしてそんなこと考えるんだ？
アナールカリー：（涙をぬぐいながら）私が何をわかっているですって？インドの新しい

月が山うずらを所望されるなんて、なんという悪戯でしょう！ああ、あなた様は皇子様。偉大な、偉いお方。私は何でもない下女。あまりにも小さなもの。皇子様が下女をお好きになられるなんて！なんという冗談でしょう。
サリーム：(やや躊躇って）今も君は疑ってるのかい？ああ、アナールカリー！この心の王妃よ！インドを足元に見るがいい。
アナールカリー：ああ、ああ！（慌てて立ち上がる）
サリーム：(立ち上がりながら）アナールカリー、僕だけのアナールカリー、君は僕のもの、僕だけのものだ。(手を取って彼女を連れていき、抱き寄せる）
アナールカリー：皇子様、皇子様、いけません。こんなこと絶対ありえません。こんなこと、大地が裂けてしまいます。これはこの世の喜びを超えています。その終わりは破滅です。皇子様、もう行ってください、忘れてください。
（サリームが近づいて抱き寄せようとする）
p.47
アナールカリー：神様、こんなことなんて！その終わりがどうなるのでしょう。神様、どうなるのでしょう！
サリーム：その先は僕に聞くんだ、アナールカリー。
アナールカリー：(突然びくついて）ああ、待って、聞いて！（耳をそばだてて、その後恐れながら）誰かいるわ。皇子様、誰かいます。ほら、離れてくださいませ。
サリーム：(足音を確認しようとして、その後安心して）誰もいないよ。
アナールカリー：いいえ、足音がしました。(途端に震えながら）ほら、誰かの影がします。逃げてください。皇子様、逃げてください。
サリーム：(離れながら手をつかんで）また僕に会ってくれるだろう？
アナールカリー：(手を放して）ええ、でも…
（ディルアーラームがゆっくり近づいてきて）
ディルアーラーム：(皮肉めいた微笑で）あら、アナールカリー、あなたここにいるの？
（アナールカリーは黙ったまま何も話せない。ディルアーラームを見つめ続ける）
それであなたはここで一人なの？
アナールカリー：ええ！
ディルアーラーム：(茂みのほうを見ながら）さっきまで誰が話をしてたの？
アナールカリー：(慌てて）誰もいないわよ
ディルアーラーム：私は人声がしたからここに来たのよ。
アナールカリー：私…独り言を言ってたの
ディルアーラーム：(微笑みながら）そんなに怯えてどうしたの？
アナールカリー：(さらに怯えて）いいえ…
ディルアーラーム：アナールカリー、私知ってるのよ。
アナールカリー：(雷に打たれたように）何を？
ディルアーラーム：ここに誰がいたの？
アナールカリー：誰よ？
ディルアーラーム：あら、怖がることなんてないわ。私はその方のお名前を出す時じゃないくらい知ってるわ、そこまで馬鹿じゃないわよ。アナールカリー、でも覚えててね。私はこの秘密の価値はわかってるわ。この秘密をどこの市場で売ればいいかもかわかってる。ええ、私はその値段も自分でつけてるわ。じゃぁ行くわね。アナールカリーさん、あなた、また独り言をしてなさい。

アナールカリー：ああ、ああ、神様！どうなってしまったの？これはみんな夢なの？今夜…サリーム、ディルアーラーム、なんて、あっという間に何もかもが起こってしまって！どうなるの？どうなるというの？
（アナールカリーの妹スライヤーがやってくると、その足音に驚く）
スライヤー：（笑いながら）あの方は来たの？
アナールカリー：誰のこと？
スライヤー：皇子様！
アナールカリー：（驚きながら）どうしたの、スライヤー？
スライヤー：何が？
アナールカリー：私の恥ずべきこと
スライヤー：どうしたの？姉さん、皇子様は何て言ったの？
アナールカリー：あなたが言ってたことよ
スライヤー：それで？
アナールカリー：（顔を背けて）私は不運なの…
スライヤー：どうして？
アナールカリー：ディルアーラームが私たちを見たの。
スライヤー：ええ、見られちゃったの？
アナールカリー：ええ、何もかも見通されたのよ。でもすぐに世界中が知ることになるでしょう。
（アナールカリーは顔を伏せて困り切る）
スライヤー：姉さん、どうなるの？
（アナールカリーは黙ったまま）
スライヤー：姉さん、どうしましょう…姉さん！
アナールカリー：私行くわ。
スライヤー：どこに？
アナールカリー：恥の恐れがないところよ
スライヤー：（慌てて立ち上がる）姉さん
アナールカリー：私は死ななきゃいけないの。
スライヤー：何を言ってるの？
アナールカリー：死ぬ以外にはないのよ。みんな何て感じるでしょう。なんて言うでしょう。どんな視線で私を見るでしょう。その一つ一つの視線を我慢するのは、一つ一つの死と同じなのよ。それにスライヤー、奥方様たちのお怒り、皇帝様のお怒り、そして最後は恥じて死ぬ…私は死ぬの。ひっそりこの世から一人で離れるの（涙ながらに）私が死ねば、ディルアーラームが黙るでしょう。そうなれば私も安心するわ。（スライヤーを見て）泣いてるの、スライヤー？ねえ、泣いちゃダメ。私を見てごらん、何も言わないで。
スライヤー：姉さん。私の姉さん。そんなのだめよ。
アナールカリー：（離れようとして）スライヤー、私から離れて。月が沈んでしまうわ。暗くなったらラーヴィー川の波が怖くなってしまう。もう行かせて。
p.51
スライヤー：姉さん、私の姉さん
アナールカリー：私のスライヤー、かわいいスライヤー！
スライヤー：ああ、私はあなたと死ぬわ。私もあなたと死ぬ。あなたなしでは生きていけない。

アナールカリー：(スライヤーの頭を撫でながら) いいえ、それはだめよ。あなたは行きなさい、そして皇子様に伝えてちょうだい。
(サリームがやってくる)
サリーム：僕が聞いてるよ
スライヤー：(アナールカリーから離れてサリームの服の裾をつかんで) ああ、助けてください、お助けください！私の姉さんを助けてください！ディルアーラームが見てしまったのです。あなたとアナールカリーを見てしまったのです。あの子は喋るでしょう。みんなに喋るでしょう。ああ、一体どうなることやら。姉さんは死のうとしてるんです。皇子様、皇子様！
サリーム：それが心配で戻ってきたんだ。(アナールカリーのそばに近寄り) でもアナールカリー、ディルアーラームは僕たちが一緒にいるのを見てはいないよ。
アナールカリー：あの子は知ってるわ。あの子は全て知ってるの。あの子の言葉には嫌味があったの。嫉妬があったの。
スライヤー：ええ、あの子は喋るでしょう。私はあの子のこと知ってるわ。あの子はみんなに喋るでしょう。
サリーム：喋るほどの勇気はないよ。あの子は見たわけじゃない。だからだれにも見せることはできないよ。
アナールカリー：ああ、あなたはわかっていない。あなたはわかることができない。あなたは皇子様。あなたまで疑いの視線は届かないわ。アナールカリーは下女です。下女を殺すにはその疑いで十分です。
サリーム：(感情的に) いや、アナールカリーはサリームのもとで下女のままではいられない。そんなことはあり得ない。アナールカリー、そんなことは言わないでくれ。僕の人生の唯一の喜びはそんなにはしたないものじゃない。お前は自分が僕のために何なのかわかっていない。サリームはお前なしには生きていけない。アナールカリー、生きていけないよ。もしお前が苦しんでいると僕はこの世の終わりになる。お前がいないと僕もいられない。僕はこの宮殿も、この帝国も、何もかも捨てることができる。君と一緒に世界の片隅に行くことができる。貧しくて、苦しくても。どうなっても。もしサリームがインド・ムガルの皇帝となるなら、お前は王妃になるだろう。もしお前がいないなら僕もいない。僕のアナールカリー！僕だけのアナールカリー！
アナールカリー：ああ、ああ、
スライヤー：ああ、神様！
(ディルアーラームがやってくる)
ディルアーラーム：インドの将来の王様、奥方様、おめでとうございます！
(アナールカリーは驚いてディルアーラームを見て意識を失ってサリームの腕の中で倒れる。スライヤーはサリームの袖をつかむ。サリームは困惑してディルアーラームを見つめる。ディルアーラームは皮肉めいた笑みを浮かべる)

【第2幕　宮廷内・サリームの部屋】
p.53
サリーム：今でもわからないんだ。何が起こったんだか…
p.55
バフティヤール：皇子様、この秘密の恋の終わりはとても危険です。宮殿内での恋愛は隠し通せません。あなたはアナールカリーをお妃にはできません。それにあなたは…

サリーム：（イラついて言葉を遮る）僕がどうしてアナールカリーを妃にできないんだ。彼女は、僕が必要なものをすべて持っている。
バフティヤール：あの娘にあなたの全てがあるとしても、御父上である皇帝様やムガル宮廷にとっては彼女は何でもないのです。
サリーム：皇帝の息子でムガル朝の王者となる間に僕は人間なんだ。
バフティヤール：（なだめるように）皇帝陛下も人間です。
サリーム：（困ったように）お前は議論して反論したいのかい？僕は同情してほしいんだ。問題を解決したいんだよ。
p.59
（ディルアーラームは退席、ディルアーラームが入ってくる）
ディルアーラーム：皇子様がパーン（嗜好品）を所望と伺いましたので…
サリーム：そこに置いてくれ。
（2 人とも沈黙）
ディルアーラーム：ほかに何か御用は？
（サリームはしばらく沈黙、ディルアーラームは部屋を出ようとする）
サリーム：待て、ディルアーラーム。お前に話したいことがある。
ディルアーラーム：仰ってくださいまし。
サリーム：お前はどうしてあそこに来たんだ？
ディルアーラーム：あなた様が（お妃を）選ばれたことにお祝い申し上げようとね。
サリーム：お前、何か隠してるな。
ディルアーラーム：それはあなた様が私をここに呼びつけた本当の目的を隠してらっしゃるのと同じです。
サリーム：僕は秘密を守って欲しいんだ。
ディルアーラーム：（丁寧にお辞儀しながら）そういたしますとも。
サリーム：それで？
ディルアーラーム：秘密を守る報酬をいただきたいのです。
サリーム：（嘲笑を浮かべて）お前が値段をつけるのが自由だってことはわかってるさ。
ディルアーラーム：（しばらく黙って俯いたまま）皇子様、それは金ではございません。宝石でもありません。憐れな下女はそういうものに命を捧げます。でもそういう下女は宝石よりも素晴らしいものを得ることができません。
サリーム：じゃあ何が望みなんだ？
ディルアーラーム：皇子様、あなたこそ思いつかないんですか？
サリーム：僕ははっきりと値段を言ってほしいんだ。
ディルアーラーム：値段？ああ、そのお言葉、何もかも台無しにしてしまいます。
サリーム：僕はなぞなぞを解きたいのではない。
ディルアーラーム：あなたにはわからない…皇子が一人の下女を好きになったところを見て、ほかの下女がなんて思うか？
サリーム：何が欲しいんだ？
ディルアーラーム：まぁ、なんて酷いお方でしょう。私だって女です。
サリーム：俺は男だ。
ディルアーラーム：あなた様が理解しようとなさらないなら、私には仕方ありません。
p.62
ディルアーラーム：皇子様、私もあなたの下女です。

サリーム：(ディルアーラームの本心に気づいて）はぁ？なんと！お前にそんな（皇子に告白する）勇気があるなんて。
ディルアーラーム：勇気ですって？アナールカリーにお尋ねくださいまし。私の鏡にお尋ねくださいまし。ご自身の瞳にお尋ねくださいまし。私ははあなた様をお慕い申し上げています。好きなのです。ずっと好きなのです。あなた様にいう勇気がなかったのです。今日、運命がその機会をくれました。皇子様、私の皇子様！
サリーム：(怒って）愚か者め。
ディルアーラーム：(堂々と立ち上がり）皇子様。私が気持ちを抑えきれないのは確かです。でも私にも自尊心がございます。
サリーム：たわけ者！ここまで大胆な奴とは！自分を何だと思っている！サリームが下女の言葉にうろたえると思っておるのか！はしため！もしお前の口から秘密がひと言でも漏れようものなら、次の瞬間お前の首なしの死体がラーヴィー川の波で浮かんでいようぞ。
ディルアーラーム：もうお話は終わりですね。
サリーム：ディルアーラーム、よく考えろ、アナールカリーに罪を着せようとすれば、それはお前にも課せられるぞ。もしお前が、僕がアナールカリーを好きだと言えば、僕はディルアーラームが僕を好きだと言おう。そうだ、その恋がうまく実らなかったから、腹いせに喋ったと言おう。どうだ、ディルアーラーム、お前は自分で罠にかかったのさ。
ディルアーラーム：ではその証拠をお見せくださいまし。証人が必要なのでしょう？（ディルアーラームが薄ら笑いを浮かべる）
（そこで、突然後方からバフティヤールが入室）
バフティヤール：(あざけるように）サリーム様はここに証人を得ておられるぞ。
（驚いて笑いの失せるディルアーラーム）
ディルアーラーム：皇子様！（サリームの足元にひざまずく）
サリーム：バフティヤール、忘れていた。ここにいたのか...ディルアーラーム、わかったか。このことをよく覚えておけよ。
（ディルアーラーム退場）
バフティヤール：企みに答えたからと言って解決はしませんよ
サリーム：どういうことだ？
バフティヤール：あなたは未熟だ。敵はまた別の企みを考えるでしょう。
（バフティヤールそそくさと退場）

【第 3 幕　宮殿内・下女の部屋】

p.66
アナールカリー：みんなにわかってしまった…みんなに知られてしまった…でも誰も来ない…どうして私を捕まえないの？…みんな、ディルアーラームに聞いてばかり。私に聞いてよ。私は好きなの。下女は皇子様、サリーム様のことを…私は知りつつもこの毒を飲んだの。その味は生きる喜びより甘いの…。ほかに何が必要なの？罰は後回しにしましょう。まずは私を捕まえて。ここから私を連れ出して。このまま死ぬことなんてできない…
（アナールカリーの母が入ってくる）
母：あら、どうしたの？
アナールカリー：お母さん！
母：どうしたのよ？

アナールカリー：お母さんも聞いたの？
母：何のこと？
アナールカリー：じゃあどうして来たの？
母：いったいどうしたの？
アナールカリー：母さんはまだ知らないのね…
母：どうしたの？
アナールカリー：（微笑みながら）何でもないわ、母さん。夜遅くに寝て、怖い夢を見たのよ。いま目が覚めて、その夢にうなされてたの。
母：あなたの悲しそうな眼を見ていたら私の肝が潰れそうになったよ…よかった、私が来て…そうじゃなかったらお前がどうなっていたことか。（アナールカリーの背中を押して）さぁ、外にでも出よう。世界中が生き生きしてるわよ。仕事ばかりして、お日様はもうとっくに上がってるわよ。お前はまだお屋敷から外に出ていないのかい？
アナールカリー：まだ出たくないの。
母：何かわけでもあるのかい？
アナールカリー：いいえ、お母さん…
母：どうしたの？
アナールカリー：私をここからどこかに送り出して。
母：あら、一体どうしたの？
アナールカリー：この宮殿で生きていられないの。この壁がいつも私に向かって迫ってくるの。いつか壁に押しつぶされてしまうわ…
母：一体なんてことを言うの？恐ろしいことを…
アナールカリー：（絶望的に）じゃあ送り出せないのね、母さん。
母：どうやって送り出せるの？お前、どうしたの？
アナールカリー：何でもないわ…母さん、抱きしめて…
（母は驚いてアナールカリーうぇお見つめ続ける）
抱きしめてもくれないのね…
（スライヤーが駆け寄る）
スライヤー：姉さん！
アナールカリー：スライヤー！
スライヤー：姉さん、もういいのよ。
アナールカリー：スライヤー？
スライヤー：（安心した表情で）ええ、姉さん。さぁ、外に出ましょう。お庭に出ましょう。
皇子様が仰ったのよ。何でもないって。もう大丈夫。怖がることはないのよ、姉さん！
アナールカリー：スライヤー、どうして？
スライヤー：皇子様は、ディルアーラームのことがわかったの。もう何もしゃべる勇気はないって。
皇子様は昨夜ディルアーラームに喋らないようにって話されたの。そうしたら、あの娘、皇子様に好きだって言ったのよ。そうしたら玄関先にサリーム様のお友達のバフティヤールさんがいらしたの。そうなったら、ディルアーラームなんて嚙みつこうにも血の気がなくなっちゃったのよ…しっ、静かに！姉さん、黙って
（ディルアーラームが入ってくる）ディルアーラームがこっちに来るわ。
ディルアーラーム：アナールカリー！

（アナールカリーとディルアーラームが正面で向き合う）私、あなたに許してもらいたいの。
スライヤー：許してって、どういうこと？
ディルアーラーム：ゆうべお庭に私が行ったことよ。
スライヤー：もう一人あなたに許しを請う人がいるわ。
ディルアーラーム：それって誰？
スライヤー：バフティヤールさん、昨夜皇子様のところに立ち寄ったでしょ。
ディルアーラーム：(事態を理解して) もうあなたたち知ってるのね…私もそのことを伝えに来たのよ。もう安心して。アナールカリー、恋が閉じ込められないものだってことはあなたも知ってるわね。私もサリームが好きだったのよ…
p.74
ディルアーラーム：でもわかったの、私の運命には失うこと以外にはないってことが。あなたが皇子様を好きでなくとも、私に望みはなかったの。あなたは幸運ね…今、私の唯一の喜びは、愛しい人に恋人が見つかることなの。それで心が安らぐのよ。
アナールカリー：ああ、ディルアーラーム、私はどうしたらいいの？
ディルアーラーム：私を安心させて。
（スライヤー、その場を離れようとする。)
スライヤー：待って、ディルアーラーム！私はアナールカリーより若いわ。でもそんなに素直じゃない。あなたのことは十分わかってる。あなたのことをずっと知ってるのよ、ディルアーラーム。もうしあなたが炎で私が雷なら、そしてもしあなたが何か企んでると私が疑ったら…この雷がお前を吹き消して灰にしてしまうからね！
（ディルアーラーム退場、スライヤーも怒った表情で退場)

【第 4 幕　宮廷・宴の部屋】
p.90
アンバル：ディルアーラーム、はい、これがお酒よ。
ディルアーラーム：隣の部屋に隠しておきなさい。それで私の合図を待ってて。
（サリームが入室)
ディルアーラーム：皇子様！
（ディルアーラーム、サリームに内緒話をする）
サリーム：なぜだ？
ディルアーラーム：この席なら皇帝様の目線から外れます。
サリーム：それで？
ディルアーラーム：ここなら、(アナールカリーと) 目線を交わしたり、どんな仕草でもできますよ。
サリーム：(微笑んでディルアーラームが示した席に着く) アナールカリーはまだ来てないのかい？
ディルアーラーム：じきに参ります。
サリーム：どこに座るんだ？
ディルアーラーム：こちらです。
サリーム：真正面かい？
（アクバル、妃と話しながら入室)
アクバル：皇子よ

サリーム：皇帝陛下
アクバル：そんなに離れるのか？
サリーム：陛下、それは…
ディルアーラーム：皇子様は体調がよろしくないので、この下女が離れた場所をこしらえましてございます。気分が悪くなればいつでも外にお出になられますように。さぁ、踊りでございます。
(踊り子たちが入ってきて踊りを披露、アクバルが踊り子たちに褒美を渡し、踊り子は下がる)
ディルアーラーム：(アンバルに向かって)お前と踊り子たちを連れて皇子の席を皇帝陛下から隠しなさい。そして私の指示を待つの。
(着飾ったアナールカリー、母、スライヤーが入室)
アクバル：おお、お前がアナールカリーか、満月は小さな星に打ち勝つには飾る必要もない。なのになぜこんなに着飾っておる？
（アナールカリーは恥ずかしがったあと、一人で踊る）
アクバル：この踊りは褒美に値するぞ。アナールカリー、この褒美をお前に遣わそうぞ。
(アナールカリーに褒美としてドゥパッタを遣わす)
アクバル：さぁ、天国の小鳥よ、お前の歌をいつまで待たせるつもりだ。
ディルアーラーム：(マルワーリードに)さぁ、あのお酒をもってらっしゃい。
アナールカリー：(詩をうたう)

　目出度きこの日、目出度きときに、日出ずるそのとき、吉祥のとき
　今日のこの日、デリーの玉座におわします王様よ
　父王フマーユーンの喜びに四方の世界が生き生きと
　王の誉れは王アクバルにこそ

アクバル：素晴らしい！たとえようがないほどじゃ、この歌の言葉に乗せたお前の声は酒のようなもの
ディルアーラーム：（マルワーリードに）アナールカリーのもとに行きなさい。踊りの後に、疲れて水を欲しがったら、この酒を飲ませなさい。
（マルワーリード、酒の入った小瓶を布に隠す）
(アナールカリーの踊り)
p.96
アクバル：お前はこの魔法をどこで学んだ？素晴らしい技だ。よし、この踊りには褒美を遣わせずにはおれまいぞ。
(アクバル、自らダイヤモンドの首飾りをアナールカリーにかける)
サリーム：陛下、お許しがあれば、この踊りの褒美を私も渡したいと存じます。
アクバル：皇子よ、許そう。
（アナールカリーがサリームのもとに行き、サリームが褒美を遣わす）
アクバル：さて、この後は…
サリーム：陛下、ガザル(恋愛詩)でございましょう
アクバル：皇子よ、お前は私の言いたいことを奪ったな
アナールカリー：スライヤー、お水を頂戴
(アナールカリー、酒を口にする)
アナールカリー：マルワーリード、これ、お酒の匂いがするんだけど…このお水ってなんなの？

サリーム：(ディルアーラームに) ディルアーラーム、ガザルの後僕は出るよ。その時お前は…
ディルアーラーム：(アナールカリーを見ながら)アナールカリーをお庭に出しましょう
サリーム：今日はハーレム以外には誰もいないな。
アナールカリー：(スライヤーに)頭が痛くなってきた。血管の中を何かが駆け巡ってる…
ディルアーラーム：(アナールカリーに)皇子様があなたとお庭で会いたがっておられるわよ。
(アナールカリー、酔いが回ってしなを作り、皇子に向かって色っぽく微笑みかける)
アクバル：(ガザルを歌うよう求めて) さぁ、アナールカリー
(アナールカリー、ガザルを皇子に向かって歌いだす。あからさまな告白のような様子)
サリーム：(慌てた様子で) ディルアーラーム！
ディルアーラーム：皇子様！
サリーム：アナールカリーは何をしてるんだ？
ディルアーラーム：私も驚いております。
サリーム：(アナールカリー、酔いが回ってさらに皇子に寄り掛かる。サリームは慌てて) ディルアーラーム、この娘を止めろ！
ディルアーラーム：止めておりますが、私に気づきません、あの娘、あなたさまを見続けております。皇子様、どうか止めてくださいまし。皇帝様に見つかってしまいます。
サリーム：あの子に一体なにが起こったんだ。
(ディルアーラーム、アクバルのもとに近づいてアナールカリーの方を見るように仕向ける。アクバル、アナールカリーの大胆な様子に驚く。サリームもアナールカリーを止めようと合図している。2 人の想いが明らかになって、アクバルは我慢できなくなる)
アクバル：ほぅ！
(アクバルが立ち上がると全員が立ち上がる。宴は凍り付く。アナールカリーは慌ててアクバルを見つめる)
アクバル：カーフール！
カーフール：陛下
アクバル：この恥知らずの女を連れ出せ、牢に入れるのだ！
(カーフールの合図で宦官らがアナールカリーを捕まえる)
アナールカリー：王様！王様！
母：皇帝陛下、どうかお許しを！
アクバル：黙れ！
サリーム：(アクバルにしがみつく) 陛下！父上！
アクバル：たわけ者！
王妃：陛下！
アクバル：(手をあげて) 黙れ！
(王妃は黙りこむ)
サリーム：アナールカリー、アナールカリー！

【第 5 幕　宮廷内・牢】
p.115
サリーム：アナールカリー！アナールカリー！どこにいるんだ？生きてるんだろ？アナールカリー！アナールカリー！何か話しておくれ、目を開けておくれ！

アナールカリー：（目を閉じたまま）皇子様…皇子様…あなたなのね…私にはわかるわ…あなたの声が聞こえる…呼んで…もっと強く
サリーム：アナールカリー、起きておくれ、このサリームが起こしているよ。お前のサリームが！
アナールカリー：わかってたわ…あなたが起こしてくれるって…この深い眠りから…
p.116
サリーム：陛下は僕たちが恋する気持ちを交わしていたのに気づかれたんだ。
アナールカリー：ああ、そうだったわね…空が割れたようだった。助けて！助けて！
サリーム：それで陛下はお前を牢に入れさせたんだ。
アナールカリー：牢ですって？（あたりを見回して）私たちはどこにいるの？牢に？…思い出したわ…頭がどうかしちゃったの…もうみんなに知られたのね…こうなることになってたのよ…私は囚われて…母さん、スライヤー、私、囚われたの…あなたも囚われたの？
サリーム：僕は君を連れ出しに来たんだ
アナールカリー：皇帝陛下がおわかりになって、私にあなたをくださったの？
サリーム：いや、僕は陛下に隠れてお前を逃げさせるために来たんだ。
アナールカリー：逃げさせる？
サリーム：陛下はお前を殺すことになる
アナールカリー：殺すって…そして遺体が転がるの？そんなの嫌！どうして私の命を取るの？私が何をしたの？私はあなたが好き。ずっと好きでいるわ。ただ好きなだけ。あなたを好きなまま（自分の生涯を全うして）死ぬのよ。
サリーム：それは無理だ。お前は僕と一緒に逃げてくれるかい？
p.118
牢番：皇子様、皇子様！
サリーム：何しに来た？アナールカリーと私を離すのか？
牢番：いえ、全然別のことでございます。
サリーム：なんだ？
牢番：皇帝陛下がお見えです…
サリーム：皇帝が？なぜだ？
牢番：入牢者の見舞いをなされたいと…
サリーム：嘘だ！夜に見舞い？命を取りに来られたんだ…
p.120
牢番：夜に刑の執行はございません。皇子様、お急ぎください。
サリーム：本当だな？僕が後悔するようなことはないんだな？
牢番：あなたをお助けいたします。
サリーム：どうやって？
牢番：上にある私の部屋にいてください。皇帝陛下が離れられてから私は扉を開けたまま陛下と一緒に出ていきます。あなた様は下りてきてアナールカリーを連れて行ってください。
サリーム：お前はそうするんだな？
別の牢番（兵士）：陛下がお見えになられました
牢番：私と一緒にいらしてください
サリーム：（アナールカリーを横たえて）愛しい人よ、私を癒してくれる人、ここで休んでいておくれ。神様と天使がお前を守ってくださる。

（牢番に続いてサリームも出ていく。階段を上がる音）
アナールカリー：皇子様、もう着いたの…ここはどこ？…どうして暗いの？…お月様はどこ？…ここでは郭公の囀りも聞こえないし、お花の香りもしない…あなたの心は？…答えて、どうして黙ってるの？…ああ、ここは牢なのね。あなたのいない地獄…私のサリーム、どこにいるの？ここにきて頂戴、天国に変わるわ。さぁ、来て頂戴。どこにも行かないわ。
（階段を下りてくる音。下りてきた牢番を見る。牢番は扉を閉めて大声で笑って立ち去る）
アナールカリー：皇子様、どこですか？皇子様、皇子様！皇子、皇子！サリーム、サリーム！母さん、お母さん！

[終]